کیا ہندوعرب دوستی ''مسلم تشٹی کرن'' ہے؟

از: ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی
۱۵- گاندھی روڈ، دہرہ دون

۱۳/نومبر ۲۰۰۶ء کونئی دہلی میں منعقدہ ہند، عرب تعلقات: ترقی میں ''پارٹنرشپ'' کے موضوع پر منعقدہ دوروزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مرکزی وزیرخزانہ پی چدمبرم نے بتایا کہ اس وقت ۳۵ لاکھ سے زیادہ ہندوستانی عرب ملکوں میں کام کررہے ہیں جو سالانہ ۲۴/ارب ڈالر اپنے وطن بھیجتے ہیں۔ان ممالک کو ہندوستان سے جانے والے سامان کی مالیت سالانہ ۱۷/ارب ڈالر ہوگئی ہے۔(راشٹریہ سہارا۔۱۴/۱۱/۲۰۰۶ء)

اس کے علاوہ وزیر موصوف نے عرب اور ہندوستان کے درمیان روایتی، قدیم مذہبی، تہذیبی رشتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عرب نے دنیا کو ایک عظیم تہذیبی سرمایہ دیا ہے اور ہندوستان بھی اس سے مستفید ہوا ہے۔ان اعدادوشمار کی روشنی میں دیکھا جائے تو ہر کس وناکس سمجھ سکتا ہے کہ یہ اعدادوشمار پوری طرح مادّی لحاظ سے بھی ہمارے ملک کے حق میں ہیں۔ ہمارے غریب مزدور، کسان، کم ہنرمند افراد، ہنرمند افراد ۳۵ لاکھ کی تعداد میں وہاں رہ رہے ہیں تو یقیناً ان سے ہندوستان کے کیرالہ سے لے کر آسام اور کشمیر وگڑھوال تک کروڑوں خاندان اور وہ بھی غریب خاندان عزت کی زندگی گذار پارہے ہیں۔انھوں نے مفلوک الحالی اور بھکمری کے عذاب کے بعد خوشحالی اور شکم سیری کی نعمتوں کا مزہ پایا ہے۔اس موقع پر خاص بات جس پر دھیان دیا جانا ضروری ہے وہ یہ کہ امریکہ، یوروپ اور دیگر ممالک میں صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بہت مال دار افراد کے لئے ہی روزگار میسر ہے جب کہ عام غریب اوران پڑھ انسان کو روٹی روزی انہیں عرب ممالک میں میسر ہے۔مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے حکمراں طبقہ کی اکثریت چونکہ نسل پرستی کے فلسفہ کو ہی مذہب سمجھتی ہے اس لئے وہ اسلام اور مسلمانوں سے جڑی ہر چیز اور ایشو کو مشکوک اور

زیادہ سادہ الفاظ میں دیش بھگتی کے خلاف ثابت کرنے پر اتارورہتی ہیں۔ ہندوعرب دوستی کو بھی ایک طرح سے مسلمانوں کی خوشامد ''تشٹی کرن'' کے زمرہ میں رکھ کر باقاعدہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔عربوں سے جڑی ہر خبر کو سیاہ عینک چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔مگر وہیں پر نسل پرست اور غاصب ریاست اسرائیل کے بڑے سے بڑے عیب اور جرم کو شیر مادر کی طرح ہضم کرلیا جاتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں اسرائیلی سیاح راجستھان، گوا اور اترانچل وغیرہ میں آتے ہیں اور انتہائی فحش اور عریاں حرکتیں ومناظر پیش کرتے ہیں نشہ آور ادویہ کے استعمال خصوصاً گانجہ کے تو اتنے عادی ہیں کہ وہاں کی حکومت کورشی کیش (اترانچل) میں ایک عمارت کرایہ پر لے کر خصوصاً اسرائیلی مذہبی شخصیات کو بلایا جارہا ہے تاکہ وہ انہیں ان فحش حرکات سے روکیں۔راجستھان سے اُن کی بے حیائی اور عریانی کے مظاہر پر بہت ہنگامہ ہوچکا ہے۔وہ واقعہ بھی بہت پرانا نہیں ہے کہ ایک اسرائیلی خاتون نے برہنہ ہوکر مندر میں شادی کی اور بازار میں بھی گھومی اوراس پر مقامی عدالت میں مقدمہ بھی چلا۔مگر ہمارے نسل پرست میڈیا نے اس کو وہ رنگ اور کوریج نہیں دیا جو وہ کسی اکا دکا عرب کی عیاشیوں کو دیتے ہیں۔ ہمارے حکومت کے وزراء اور مسلم دشمن سیاستداں تو ہر سال میں کئی بار وہاں ''کھیتی باڑی کے گر'' سیکھنے جاتے ہیں۔ گجرات میں تو پوری اسمبلی کو سرکاری خرچ پر اسرائیل لے جانے کی ریاستی سرکار کی دعوت ہے۔مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے بڑے مرکزی وزیر اور سابق وزیردفاع بھی وہاں کئی بار زراعت کے گر سیکھنے وہاں جاتے رہے ہیں۔ اور یہی وہ ریاستیں ہیں جہاں فرقہ وارانہ فسادات کا مسئلہ بہت سنگین ہوتا جارہا ہے۔فرقہ وارانہ تعلقات پر بھی منفی اثر ہورہا ہے۔

سپریم کورٹ آف انڈیا کے معزز ایڈوکیٹ ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی ایڈوکیٹ نے بجا طور پر اپنے ایک حالیہ خط میں سوال اٹھایا ہے کہ ہندوستان میں بہت سی بیرونی خفیہ ایجنسیوں کو کام کرنے کی چھوٹ ملی ہوئی ہے کیا وہ ہندوستان میں سیکورٹی کے سنگین حالات پیدا کرنے کے لئے سازشیں نہیں رچ سکتیں؟ ہندوستان میں سیکورٹی کے حالات خراب ہونے کا سیدھا فائدہ ان ممالک کو ہی پہنچتا ہے جو ہندوستان کو اسلحہ کی سپلائی کرتے ہیں۔اوران ممالک میں امریکہ، روس، اوراسرائیل ہی تین ایسے ملک ہیں۔ اسلحہ کی صنعت ان تینوں ممالک بلکہ دیگر یوروپی ممالک خصوصاً برطانیہ اور فرانس وغیرہ کیلئے بھی بہت اہم ہیں۔ اور اسلحہ کی تجارت میں جتنا بڑا کمیشن ہتھیار خریدنے والے ممالک کو ملتا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ بوفورس کی مثال تو پرانی

ہے حال کے دنوں میں ہراک میزائیل میں کمیشن کے مسئلہ پر ہمارے یہاں بہت ہنگامہ ہوا ہے جانچ چل رہی ہے۔ مگر یہ طے ہے کہ کمیشن دیا گیا اور باوجود موجودہ صدر جمہوریہ کی عدم سفارش کے یہ میزائیل خریدے گئے۔ اربوں ڈالر کے سامان کی کمیشن بھی کروڑوں ڈالروں میں تو ہوتی ہی ہوگی۔ ۱۲/دسمبر کو پارلیمنٹ کی کمیٹی نے انکشاف کیا کہ بارودی سرنگیں صاف کرنے کے لئے منگائی گئی (ہنگامی خریداری کی بنیاد پر) مشینوں کی خریداری میں ملک کو ایک ارب روپیہ کا چپت لگا۔ مگر یہ دیش دروہ نہیں ہے؟

اسرائیل کی ایک تاریخ رہی رہے سازشوں اور قتل وغارت گری کی اور تاریخ میں اس کی تمام مثالیں موجود ہیں کہ وہ دشمن سے کس طرح سے عیارانہ جنگ کرتے ہیں اور مفاد کے حصول میں کس طرح آگے جاسکتے ہیں؟

(۱) ۸/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ایجنسیوں کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی کہ ۱۹۹۹-۱۹۹۸ء میں انسداد دہشت گردی کا آپریشن اسرائیلی اینٹلی جنس کے تعاون سے FBI کے آفس سے جاری کیا گیا۔ یہ چال اس وقت چلی گئی جب بل کلنٹن اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان امن کے لئے ثالثی کی کوشش کرر ہے تھے۔ اس وقت کی اٹارنی جنرل جینیٹ رفیو نے اسے تسلیم کیا تھا۔ FBI نے پہلی بار اس سازش کو تسلیم کیا لیکن وہ کبھی بھی عدالت نہیں پہنچی۔ اس آپریشن کے دوران اسرائیل اور FBI نے ہزاروں ڈالر حماس کے لیڈروں کو بھیجے تاکہ وہ اِس سے اسلحہ خرید کر کچھ بھی کارروائی کریں اور نتیجتاً کلنٹن کی ثالثی کی کوشش ناکام ہوجائے۔ ایری زونا کے ایک تاجر ہیری ایلن نے گواہی دی کہ FBI کے Kenneth Welliams کینتھ ویلیمس نے کہا کہ وہ یہ رقم حماس کی کسی شخصیت کو پہنچائے۔ کلنٹن کے مشیر بینیٹر برجر نے کہا کہ وہائٹ ہاؤس کو ان حرکتوں کے بارے میں لاعلم رکھا گیا۔ یہ ساری معلومات عدالتی ریکارڈ اور گواہوں کے بیانات سے ماخوذ ہیں جو کہ واشنگٹن سے ایجنسیوں کے حوالہ سے ۸/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو شائع ہوا۔

(۲) ۲۴/جنوری ۲۰۰۶ء کو واشنگٹن سے ہی خبر ہے کہ ''امریکہ نے دہشت گرد تنظیم الفتح کو ۲۰ لاکھ ڈالر دیئے۔ نیویارک ٹائمس نے مشرقی یروشلم کے تعینات امریکی تجارتی سفارت خانہ کے مکالاسوئیر بلہم کے حوالے سے بتایا کہ اس پوری رقم کا استعمال حماس کو شکست دینے کے لئے کیا جائے گا۔ ایک دوسرے اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا کہ U.S.A.I.D بظاہر فلاحی تنظیم فلسطین میں مختلف پروگراموں میں ۲۰ لاکھ ڈالر خرچ کررہی ہے۔ (شاہ ٹائمس ۲۴/۱۲/۲۰۰۶ء)

(۳) ۲۳/نومبر ۲۰۰۶ء کو لندن میں سابق کے، جی، بی کرنل الیگزینڈر لتوینینکو کو ریڈیو تابکاری مادہ پلونیم ۲۱۰ کے ذریعے ہلاک کردیا گیا۔ کرنل موصوف نے اپنے انتقال سے پہلے ایک کتاب Blowing up Russia - Tenor from within میں اپنے سابق خفیہ ادارہ کی کالی کرتوتوں کے بارے میں بتایا کہ ۱۹۹۹ء میں ماسکو کی عمارتوں میں جو دھماکہ ہوئے تھے اور جس میں ۱۸۰۰ افراد ہلاک ہوئے تھے اور ۲۰۰۲ء میں ماسکو تھیٹر میں جو لوگوں کو یرغمال بنایا گیا تھا یہ دونوں حرکتیں روس کے ایجنٹوں نے کروائی تھیں۔ روس میں ہونے والے ان واقعات کا مقصد مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنا اور چیچنیا کے خلاف فوجی کارروائی کا جواز حاصل کرنا تھا۔ (راشٹریہ سہارا، ۱۴/۱۲/۲۰۰۶ء)

اسکالر فار نائن الیون ٹرتھ Scholars for 9/11 truth نام کی ویب سائٹ جو کہ ۷۰ ممتاز سائنسداں اور اعلیٰ پروفیسروں کی نگرانی میں چلتی ہے نے بتایا اِن حملوں کے پیچھے وہائٹ ہاؤس میں جنگ کے حامی تھے۔ جن کا مقصد افغانستان اور عراق کے خلاف جنگ اور مشرق وسطیٰ میں تیل کے ذخیروں پر قبضہ کرنا تھا۔ اس گروپ کا استدلال ہے کہ جڑواں ٹاور دو طیاروں کے ٹکرانے سے مسمار نہیں ہوسکتے تھے۔ کیوں کہ طیارے کے تہول سے درجہ حرارت اتنا نہیں بڑھ سکتا تھا کہ اس سے فولاد پگھل جائے۔ اِن ٹاورز کو مسمار کرنے کے لئے دھماکہ کئے گئے تھے۔ ''المنار'' نیوز چینل نے واقعہ کے ۶ روز بعد اطلاع دی تھی کہ یہ یہودیوں کی کارستانی تھی ورنہ حملہ والے دن ۴ ہزار یہودی ایک ساتھ چھٹی پر کیسے تھے؟ (ایجنسیاں۔ راشٹریہ سہارا، ۱۵/۹/۲۰۰۶ء)

ہندوستان کے تناظر میں دیکھیں تو گجرات فسادات میں یہ خفیہ ہاتھ صاف طور پر نظر آتا ہے۔ فساد کے فوراً بعد کئی آزاد ذرائع نے بتایا کہ بلڈنگوں میں آگ لگانے کے لئے مخصوص دھماکہ خیز پاؤڈر استعمال کیا گیا تھا۔ پھر یہ خبر تصدیق شدہ ہوگئی جب حکومت نے اعتراف کیا کہ ہمارے پاس یہ پاؤڈر تھا جو زلزلہ کے دوران لاشوں کو جلانے کے لئے اسرائیل سے آیا تھا۔ اور یہی پاؤڈر فسادات میں استعمال ہوا۔

بابری مسجد انہدام سے متعلق الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ میں ایک رِٹ مسلم فورم برائے قومی یکجہتی کے صدر اقبال قریشی نے دائر کی ہے۔ جس میں انھوں نے وشو ہندو پریشد کی رام مندر تحریک کے پیچھے غیر ملکی سازش بتائی تھی۔ رٹ میں کہا گیا ہے کہ ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء سے کچھ پہلے کلیان سنگھ وزیر اعلیٰ یوپی کے نجی سکریٹری ہرپیندر مشرا کی قیادت میں اجودھیا، کاشی، متھرا کے خفیہ

دورے کئے تھے جن کی خبر لگنے پر مرکزی سرکار کے محکمہ داخلہ نے آئی. بی. اور''را'' کے ذرائع سے جانچ کرائی تھی۔ خصوصی بنچ نے یوپی کی صوبائی سرکار سے حلف نامہ داخل کرنے کو کہا جو داخل نہیں کیا گیا۔ بنچ نے مرکزی سرکار کے سینئر ایڈوکیٹ این. کے. سیٹھ کو طلب کرکے رٹ پر ان کا موقف طلب کیا تو انھوں نے مہلت مانگی۔ اقبال قریشی نے اس رٹ کے تاروں کو گجرات فساد سے جوڑتے ہوئے کہا کہ وشو ہندو پریشد کی ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۳ء کی سنکلپ سبھا کے دوران وشو ہندو پریشد نے ۸ صوبوں سے آدی واسیوں کو بلوایا تھا۔ (راشٹریہ سہارا، ۲۰۰۵/۵/۷ء)

اس ضمن میں ۱۵/دسمبر ۲۰۰۶ء کے فرنٹ لائن میں پرفل بدوائی کا یہ انکشاف بھی قابل غور ہے ''ہند۔ امریکی نیوکلیائی توانائی سمجھوتہ منظور کرانے میں U.S. India business council کا اہم رول تھا۔ جس میں امریکی نیوکلیائی اور اسلحہ تیار کرنے والی کمپنیوں کے نمائندہ اور Zionist American jeuish Commitee کے انتہائی با اثر لوگ شامل تھے۔ ہندوستان کو انکے اس احسان کی قیمت آگے چل کر چکانی ہوگی۔ (پرفل بدوائی۔ فرنٹ لائن ۲۰۰۶/۱۲/۱۵ء)

جو ممالک اسلحہ کا کاروبار کرتے ہیں ان کا فائدہ اسی میں ہے کہ دنیا میں کسی بھی طریقہ سے بدامنی، خلفشار، تشدد پھیلے تاکہ عوام میں خوف اور عدم تحفظ کا احساس ہو اور وہ حکومتوں سے تحفظ کا مطالبہ کریں اور حکومتیں تحفظ کے لئے بڑے پیمانہ پر نئے سے نیا اور قیمتی سے قیمتی اسلحہ خریدیں۔ اِس کے لئے وہ کیا کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں- وہ ہتھیاروں کی خریداری سے متعلق بڑے بڑے سودوں بوفورس، سب میرین، ہراک میزائیل وغیرہ سب سے ظاہر ہے۔ اربوں ڈالر کی خریداری کا کمیشن بھی کروڑوں ڈالر میں ہوتا ہی ہوگا۔ جس کی طرف اشارہ CBI کے سابق جوائنٹ ڈائریکٹر بی آر لال نے کیا ہے کہ ہندوستان کے سیاستدانوں، افسروں اور سرمایہ داروں کا بیرونی ممالک میں اتنی دولت جمع ہے جتنی ہندوستان کا ۳۵ سال کا بجٹ ہوتا ہے۔

(Who owns CBI - Naked Truth by B.R. Lall)

ناندیڑ، پربھنی، اورنگ آباد میں وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے دھماکہ خیز اشیاء، نقلی داڑھیاں، پٹھانی سوٹ وغیرہ کا برآمد ہونا اور کیس کی کما حقہ تحقیقات نہ ہونا کس طرف اشارہ کرتا ہے؟ عرب ممالک کے ساتھ امتیازی رویہ کی مثال جگہ جگہ موجود ہے۔ ہوائی جہاز سے کرایہ عرب ممالک کا زیادہ ہے امریکہ اور انگلینڈ کا کم ہے۔ جبکہ دوری امریکہ اور انگلینڈ کی زیادہ

ہے۔ یہی معاملہ ٹیلی فون کال کا ہے۔ دوری کم ہونے کے باوجود وہاں کے کال ریٹ زیادہ ہیں امریکہ اور یوروپ کے کم ہیں۔ عرب ممالک بڑی مقدار میں ہندوستانی اشیاء خورد ونوش، کپڑے، زیورات وغیرہ خریدتے ہیں۔ یہاں پر لاکھوں عرب لوگ علاج کے لئے آتے ہیں اُس کا فائدہ بھی ہمارے ملک کے عوام کو ہی پہنچتا ہے۔ پھر اصولی لحاظ سے دیکھیں تو فلسطین کی آزاد ریاست کا قیام اُن کا حق ہے۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے حملہ کرکے مصر، شام، اردن، اور فلسطین کے بڑے علاقہ اور قبلہ اول بیت المقدس پر قبضہ کرلیا جس کے خلاف اقوام متحدہ کی ۲۸۰ قرار دادیں پاس ہوچکی ہیں۔ اس جارحانہ قبضہ کے خلاف آواز اٹھانا کیا ہمارا اخلاقی فریضہ نہیں ہے؟ اسرائیل سے ہمارے تعلقات کا موازنہ عرب ممالک سے تعلقات کریں تو اخلاقی، مالی، تہذیبی، سیاسی، خارجہ ضرورت کسی بھی لحاظ سے اسرائیل سے غیر معمولی تعلقات ہندوستانی مفادات کے حق میں نہیں ہیں۔ ہتھیار تو کھلی منڈی میں ہر جگہ سے دستیاب ہیں۔ مگر اخلاقی پہلو بھی دیکھا جانا ضروری ہے۔

ہندوستان کے ہوشمند شہریوں کی عموماً اور مسلم قیادت کی خصوصاً یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہندوستان کو غیر مستحکم کرنے والی تمام قوتوں پر نظر رکھیں چاہے وہ جو بھی ہوں۔ ہندوستان میں بدامنی اور انتشار کا فائدہ مسلمانوں کو کچھ نہیں ہوتا ہاں جنگ اور دہشت کا ماحول بننے سے ہتھیار فروخت کرنے والوں کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور روس ہندوستان کو سب سے زیادہ ہتھیار فروخت کرتے ہیں۔ ان کی ایجنسیوں کے ماضی کے کارنامے بہت بار میڈیا میں آچکے ہیں۔ ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نفیس صدیقی صاحب نے اس طرح پھر اشارہ کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ تمام ملک دوست قوتوں کے ساتھ مل کر اِس سازش کے خلاف عوام کو مستقلاً آگاہ کیا جائے۔ جگہ جگہ اجلاس کرکے اِس مسئلہ پر عوامی بیداری لائی جائے۔ ہمارے ملک کو بدامنی، فساد اور دہشت گردی میں مبتلا کرکے اپنے اسلحہ کے کارخانہ چلانے والوں اور اپنے خارجہ پالیسی کے مفاد حاصل کرنے کے لئے ہندوستانی سماج میں نفرت، قتل، لوٹ مار کا کھیل کھیلنے والوں کے خلاف پورے ملک میں شعور بیدار کرنا وقت کا اہم تقاضہ ہے خصوصاً مسلمانوں کیلئے کیونکہ سازشی طاقتیں انہیں کو نشانہ بنا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرسکتی ہیں۔ تمام محبّ وطن، انسانیت دوستوں پر لازم ہے کہ وہ متحدہ لائحہ عمل اختیار کرکے انسانیت کے دشمنوں کی مذموم کوششوں کو ناکام بنادیں۔

❁ ❁ ❁